بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

ماہنامہ

اخبار احمدیہ

جرمنی

جلد نمبر9 مدیر:- نعیم احمد تیر، کتابت و ڈیزائنگ: عاصم شہزاد، محمد احمد، رشید الدین ماہ صلح 1383ھش، بمطابق جنوری 2004ء شمارہ نمبر1

کیل (Kiel) میں پہلی مسجد احمدیہ کے سنگِ بنیاد کی تقریب

یکم نومبر ۲۰۰۳ء کو رمضان المبارک کے پہلے عشرہ میں وہ دن بہت ساری خوشیوں اور برکتوں کا پیغام لیے طلوع ہوگیا جس کا جماعت کیل کو انتظار تھا، الحمدللہ۔ مسجد بیت الحبیب کے سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز حسب روایت تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم حفیظ الرحمن صاحب انور آف ہمبرگ نے کی۔ جس کا ایک مقامی دوست نے جرمن ترجمہ پیش کیا۔ اسکے بعد مکرم منور احمد آصف نے نظم، ''دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا''، پیش کی۔ حاضرین مجلس نے اس موقع پر نعرہ تکبیر، اللہ اکبر، اسلام زندہ باد اور قادیان دارالامان زندہ باد کے نعرے لگائے۔ اسکے بعد Schleswig.Meck ریجن کے امیر مکرم کولمبس خان صاحب نے خطاب کیا اور جماعت کیل کے پس منظر پر روشنی ڈالی۔ جماعت کی تشکیل اور ابتدائی انتظام و انصرام کے سلسلہ میں مکرم مبشر احمد صاحب ظفر بلوچ اور چوہدری محمد امجد، ناصر بٹ اور مربی سلسلہ مکرم لئیق احمد منیر صاحب کا ذکر خیر کیا جنکی کوششوں سے دو تین افراد کی یہ جماعت آج بفضل اللہ تعالیٰ دو اڑھائی سو تک پہنچ چکی ہے۔ اور گزشتہ 20/25 سال میں ترقی کی یہ رفتار دس گنا سے بھی زیادہ ہے الحمدللہ۔ مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں وقار عمل کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے امیر صاحب نے حضرت ابراہیمؑ کی تعمیر کعبہ کے سلسلہ میں کی گئی قربانی کا ذکر کیا۔

اور پھر حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض و غایت کہ ''میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں''، کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ آج ہم اس قابل ہوگئے ہیں کہ ایک بڑی جماعت کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے جگہ خرید کر اچھی مسجد بنا سکیں۔ یہ تعداد بڑھے گی اخلاق میں بھی اور خدمت میں بھی۔ علاوہ ازیں امیر صاحب نے باہمی پیار و محبت، تربیت کی ضرورت اور خطاؤں سے درگزر کی بھی تلقین کی اور ساتھ ہی مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں دوستوں سے وقت اور مال کی قربانی کے ساتھ ساتھ اس امر کی یاد دہانی بھی کروائی کہ یہ ہمارے ریجن کی پہلی مسجد ہے۔ امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کے حوالہ سے بتایا کہ امیر صاحب کی یہ خواہش تھی وہ اس موقعہ پر خود حاضر ہوں مگر بوجہ مجبوری ایسا ممکن نہ ہوسکا۔ اس کے بعد مرکزی نمائندے کے طور پر مبلغ سلسلہ ہمبرگ مکرم منیر احمد صاحب منور نے خطاب کیا۔ مربی صاحب نے فرمایا کہ الحمدللہ ثم الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسکی دی ہوئی توفیق کیساتھ آج بانی سلسلہ حضرت مسیح موعودؑ کے وجود کی سرسبز شاخوں کو کیل میں مسجد کی تعمیر کی توفیق مل رہی ہے۔ مربی صاحب نے جماعت کیل کو مبارکباد (بقیہ صفحہ ۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مامور کی صداقت ثابت کرنیکے تین ذرائع: یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ جب کسی مامور کو بھیجتا ہے تو تین ذریعوں سے اس کی سچائی کو ثابت کرتا اور اتمام حجت کرتا ہے۔ اول۔ نصوص کے ذریعہ یعنی شہادتوں سے اتمام حجت کرتا ہے۔ دوم۔ نشانات کے ذریعہ جو اس کی تائید میں اور اس کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں۔ سوم۔ عقل کے ذریعہ۔ بعض اوقات یہ تینوں ذریعے جمع ہو جاتے ہیں اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سب ذریعے میری سچائی کو ثابت کر رہے ہیں۔ (ملفوظات جلد نمبر7 صفحہ نمبر172)

احمدی نوجوانوں نے نئے سال کا آغاز نمازِ تہجد اور وقارِ عمل سے کیا

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو امسال بھی یکم جنوری کو بھرپور طریق پر وقار عمل کرنے کی توفیق ملی۔ یہ اب مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کے مستقل پروگرام میں شامل ہے کہ جرمنی بھر میں مقامی مجالس اپنے اپنے علاقے میں شہر کی انتظامیہ سے اجازت حاصل کر کے اور کچھ مقامات پر انتظامیہ سے مل کر شہر میں صفائی کا کام کرتے ہیں۔ یعنی 31 دسمبر کی رات کو نئے سال کی خوشی میں جب لوگ پٹاخے چلاتے ہیں تو عموماً سارے شہر میں اور خصوصاً شہر کی مشہور جگہوں پر گندگی کے انبار لگ جاتے ہیں جس میں پٹاخوں کے بچے ہوئے حصے اور جلے ہوئے بارود کی خاک اور کاغذ وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔ اس سارے گند کو بعض جگہوں سے مشینوں کے ذریعہ بھی صاف نہیں کیا جاسکتا۔ مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی چند سالوں سے مختلف شہروں میں انتظامیہ سے رابطہ کرکے پیشکش کرتی ہے کہ ہم بھی اپنے شہر کی صفائی میں مدد کرنا چاہتے ہیں۔ اس طرح انتظامیہ شہر کا کچھ حصہ خدام الاحمدیہ کے ذمہ لگا دیتی ہے۔ یہ جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے کہ ہر کام خدا تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے اسی طرح خدام و اطفال بھی اپنے اس بڑے پروگرام کو شروع کرنے سے پہلے خدا تعالیٰ کے حضور حاضر ہوئے یعنی اس پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز سنٹرز اور مساجد میں خدام و اطفال و انصار نے باجماعت نماز تہجد ادا کی۔ اسی طرح ناشتے کا انتظام مجلس کی طرف سے یا پھر ''کلوا جمیعاً'' کے ذریعہ کیا ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں لجنہ اماء اللہ کا تعاون بھی حاصل رہا۔ اس کے بعد خدام و اطفال مقرر کردہ شہر کے حصہ میں اپنے کام کی غرض سے پہنچ گئے۔ یہ امر جرمن قوم کے لئے حیران کن ہے کہ کسی غیر قوم کے نوجوان اکٹھے ہو کر علی الصبح شہر کی صفائی کر رہے ہیں۔ ان کی اپنی قوم کے باشندے جنہوں نے بڑی بے دردی سے یہ گند ڈالا تھا اب نیند کے مزے لے رہے (بقیہ صفحہ ۲

پہلا طاہر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

مورخہ 7 دسمبر 2003 کو پہلا طاہر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ بیت السبوح فرینکفرٹ کے سپورٹس ہال میں مجلس انصار اللہ جرمنی کے زیر انتظام منعقد ہوا۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی قائمقام امیر و مربی انچارج جرمنی مکرم حیدر علی صاحب ظفر تھے۔ پروگرام کا آغاز مکرم داؤد احمد صاحب کاہلوں صدر مجلس انصار اللہ جرمنی کی زیر صدارت صبح 10 بجکر 30 منٹ پر ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد صادق صاحب قائد تربیت نے کی۔ اس کے بعد صدر مجلس نے اپنے خطاب میں ٹورنامنٹ کی غرض و غایت بتائی۔ آپ نے کہا کہ اچھی صحت کے لئے ورزش بہت ضروری ہے۔ اس ملک میں مرغن غذائیں تو آسانی سے دستیاب ہیں لیکن ورزش کے معاملہ میں سستی پائی جاتی ہے۔ اگر انصار اللہ صحت مند زندگی گزارنا چاہتے ہیں تو ورزش ضرور کریں۔ بیڈمنٹن آسان کھیل ہے اور کم جگہ پر کھیلی جاسکتی ہے۔ الحمدللہ اب جماعت کے پاس ہال موجود ہیں۔ اس لئے اس کھیل کو رواج دیں۔ قائد صحت جسمانی ادریس احمد صاحب نے بڑی محنت سے انتظام کیا اور پروگرام بنایا ہے اسے آئندہ بھی جاری رکھیں۔ بعد ازاں مربی انچارج مکرم حیدر علی صاحب ظفر نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ ورزش جسم کی پرورش کے لئے ضروری ہے۔ اسی طرح نماز روح کی غذا ہے۔ بیشک آپ آج سارا دن کھیلیں لیکن اس غذا کو نہ بھولیں یعنی نمازیں اپنے اوقات پر ادا کریں۔ اس کے بعد آپ نے افتتاحی دعا کروائی اور کھیل کا پروگرام شروع ہوا۔ ابتدائی مقابلہ جات میں صفِ اول کے نو کھلاڑی اور صفِ دوم کے 22 کھلاڑی شامل ہوئے۔ تمام مقابلہ جات بڑے اچھے ماحول میں ہوئے جس سے شائقین بھی بہت لطف اندوز ہوئے۔ وقفہ برائے نماز و طعام کے بعد دوسرے راؤنڈ میں کوارٹر فائنل پھر سیمی فائنل لیگ سسٹم پر ہوئے۔

شام 4 بجکر 10 منٹ پر اختتامی پروگرام شروع ہوا جس میں مکرم مقصود احمد طاہر صاحب نے ٹورنامنٹ کے حاضرین کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کا ایک واقعہ سنایا جو اس کھیل بیڈمنٹن کے حوالے سے تھا۔ یاد رہے کہ اس ٹورنامنٹ کی منظوری حضرت خلیفۃ المسیح الخامس (بقیہ صفحہ ۲ پر)

جرمنی سے احباب جماعت احمدیہ کی قادیان جلسہ سالانہ میں شمولیت

جلسہ سالانہ قادیان منعقدہ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۲۰۰۳ میں جرمنی سے تقریباً 150 احباب جماعت کو شمولیت کی توفیق ملی۔ یہ تعداد گزشتہ کئی سالوں میں جلسہ سالانہ قادیان میں جرمنی سے شمولیت کرنے والے احباب کی سب سے زیادہ تعداد ہے۔ گزشتہ سال میں جرمنی سے جانے والے احباب کے لیے قادیان بھارت کے ویزوں کا حصول ممکن نہ تھا مگر اس سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے حالات پیدا ہوگئے کہ درمیان کی یہ روکیں دُور ہوگئیں۔ البتہ ویزوں کا اجراء جلسہ سالانہ کے آغاز سے چند روز قبل ہی ممکن ہوا۔ دوسری طرف جرمنی میں تعطیلات کی وجہ سے ہوائی سفر کے لیے نشستوں کا حصول خاصہ مشکل تھا تاہم اس روحانی جلسہ میں شمولیت اور دیار مسیح کی زیارت (بقیہ صفحہ ۲ پر)

جرمنی کے طول و عرض میں تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

جرمنی میں موسم سرما کے پیش نظر سال کے شروع میں تعلیمی اداروں اور اکثر تجارتی کمپنیوں میں دو تین ہفتے کے لیے چھٹیاں ہو جاتی ہیں۔ ان دنوں میں شہری چھٹیاں منانے گرم ممالک کا رُخ کرتے ہیں اور باقی اپنے ملک میں ہی مختلف طریق سے چھٹیاں مناتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ جرمنی کو بھی ان رخصتوں سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کے لیے ملک کے طول و عرض میں تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد کرنے کی توفیق دی۔ اسطرح ملک کے ۱۶ مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دو ہزار سے زائد افراد جماعت احمدیہ نے جوش اور اخلاص کے ساتھ ۲۳ ویں سالانہ، ریجنل کلاسز میں شمولیت اختیار کی۔ خواتین کے لیے تمام مقامات پر علیحدہ انتظام کیا گیا تھا۔ ان کلاسز میں شمولیت کے لیے بنیادی شرائط مندرجہ ذیل تھیں۔ (۱) نماز باترجمہ آتی ہو۔ (۲) دُعائے قنوت باترجمہ آتی ہو۔ (۳) نماز جنازہ یاد ہو۔ (۴) عمر پندرہ سال سے زائد ہونی چاہیے۔ نصاب میں قرآن کریم باترجمہ، حفظ قرآن، حدیث، علم کلام، موازنہ مذاہب، فقہ، تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت، اور تلقین عمل شامل تھے۔ مربیان کرام و علمائے سلسلہ نے بڑی محنت اور توجہ سے ہفتہ بھر یہ مضامین اس طرز پر پڑھائے کہ ذہن نشین ہو جائیں۔ کلاس کے شرکاء نے مختلف (بقیہ صفحہ ۲ پر)

بقیہ (Kiel) میں پہلی مسجد احمدیہ کے سنگِ بنیاد کی تقریب

پیش کی اور ساتھ ہی وہ دعا بھی دہرائی جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کی تھی اور ساتھ ہی درود شریف کا ورد بھی۔ مربی صاحب نے مزید فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جہاں ظاہری طور پر ایک مسجد بنائی جائے اور اسکے پاک صاف رکھنے کا اہتمام کیا جائے وہاں باطنی طور پر ہمارے دل بھی صاف ستھرے ہونے چاہئیں۔ لازم ہے کہ ہم اپنے دلوں کو اور روحوں کو تقویٰ کے پانی کیساتھ صاف کریں۔ اس موقعہ پر مربی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے الہام "وسّع مکانک" کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا مکان وسیع ہوئے، دل وسیع ہوئے اور جماعت اس وقت زمین کے کناروں تک پھیل چکی ہے۔ اور ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو جو خوشخبریاں دی تھیں وہ پوری ہو رہی ہیں۔ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"۔ اللہ تعالیٰ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے درجات بلند فرمائے کہ آپؒ نے نیک کاموں کی طرف ہماری راہنمائی فرمائی، ہمیں ایک ہدف دیا۔ ہم نے سفر کا آغاز کر دیا ہے۔ متعدد مسجدیں بن چکی ہیں، کچھ تعمیر کے مراحل میں ہیں اور بہت ساری بننی ابھی باقی ہیں۔ ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا رہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ہزاروں مسجدوں کی بات کی تھی۔ پہلا مرحلہ یکصد مساجد کا ہدف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی صفت رحمانیت اور رحیمیت ہمارے ساتھ رہے گی، انشاء اللہ تعالیٰ۔ مسجد کی تعمیر کی بڑی غرض خدا تعالیٰ کی عبادت ہے نہ کہ امارت۔ مربی صاحب نے مزید فرمایا کہ جماعت کیل پر اس سلسلہ میں بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لجنہ کی قربانی اور ایمان بالغیب کے حوالہ سے قادیان کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک عورت نے برلن مسجد کی تعمیر کیلئے چندہ دیا حالانکہ ہندوستان کے ایک چھوٹے اور دور دراز کے گاؤں میں مقیم عورت کے وہم وگمان میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی کہ وہ کبھی مذکورہ مسجد کو دیکھے گی مگر اس کے باوجود اس نے مالی قربانی کی۔ ان تمام امور کیساتھ ساتھ مربی صاحب نے بطور یاد دہانی بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ مومنوں سے انکے وعدوں کا بھی حساب لیا جائے گا۔

مسجد کا با قاعدہ سنگِ بنیاد رکھنے کی کاروائی سے قبل سو مساجد سکیم کے انچارج مکرم سعید گیسلر صاحب نے مسجد کے بارہ میں مختصر تعارف کروایا۔ یہ مسجد ۷۰۰ مربع میٹر رقبہ پر مشتمل ہے اور اسکا نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے "بیت الحبیب" تجویز فرمایا تھا۔ یہ میناروں والی حکومت کی طرف سے پہلی منظور شدہ مسجد ہے جو کیل میں تعمیر ہوگی۔ مسجد کی بنیاد میں پہلی دعائیہ اینٹ رکھنے کی سعادت مرکزی نمائندے کے طور پر مربی سلسلہ مکرم منیر احمد صاحب منور کے حصہ میں آئی۔ اسکے بعد دیگر عہدیداروں نے اپنی اپنی باری آنے اور نام پکارے جانے پر مسجد کی بنیاد میں اینٹیں نصب کیں۔

اس بابرکت تقریب میں شمولیت کرنے والوں کی تعداد لگ بھگ دو صد کے قریب تھی۔ ہمبرگ سے بھی دوستوں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کے اختتام پر مربی صاحب نے دعا کروائی اور یوں یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ (رپورٹ: مبشر احمد ظفر بلوچ)

بقیہ: مریخ کا سفر

7 جنوری 2004 بروز بدھ مارس ایکسپریس کے ذریعہ Beagle-2 سے رابطہ کرنے کے لئے جو کوشش کی گئی تھی اس میں کامیابی نہیں ہوئی۔ جبکہ مارس ایکسپریس نے 300 کلومیٹر کی اونچائی سے بالکل ٹھیک اس جگہ Beagle-2 سے رابطہ کرنے کے لئے سگنل بھیجے جس جگہ Beagle-2 کا اترنا مقصود تھا۔

یورپین اسپیس ایجنسی (Esa) کی ایک اور تحقیق کے مطابق Beagle-2 مریخ پر اترتے ہی تباہ ہو گیا ہے۔

مارس ایکپریس مریخ کے گرد گھومتے ہوئے اپنے 7 قسم کے حساس آلات سے دو سال تک اس کا مشاہدہ کرتا رہے گا جس کی رپورٹ سائنسدان ریڈار کے ذریعہ حاصل کرتے رہیں گے۔ اس میں پانچ کلومیٹر تک گہرائی میں پانی کے آثار ڈھونڈ نکالنے کی صلاحیت ہے۔

(مرتبہ:۔ بشارت احمد، ایزرلون)

بقیہ:۔ نئے سال کے موقع پر وقارِ عمل

ہیں تو دیارِ غیر سے آئے ہوئے چند دیوانے راکھ کے ان ڈھیروں کو اکٹھا کر کے ان گلیوں کو دوبارہ صاف ستھرا بنا کر ان شہریوں کو یہ پیغام دیتے نظر آرہے تھے کہ ابھی دنیا میں خدا کے ایسے بندے موجود ہیں جو محض خدا کی خوشنودی کی خاطر اس کی مخلوق کی بھلائی کے لیے اپنا آرام قربان کرنے کے لیے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ اور پھر اس مادی دور میں یہ سارا کام بغیر کسی معاوضہ کے کرتے ہیں۔ دیکھنے والی ہر نظر یہ پوچھنے پر مجبور ہوتی ہے کہ آپ کون لوگ ہیں؟ اس سال یکم جنوری 2004ء کو جرمنی بھر میں 22 ریجنز و لوکل قیادت کی 205 مجالس نے اللہ کے فضل و کرم سے وقارِ عمل کیا۔ اور اس میں 102 مجالس نے انتظامیہ سے اجازت حاصل کر کے اور 56 مجالس نے ان کے ساتھ مل کر اور 51 مجالس نے اجتماعی طور پر اپنے نماز سینٹر اور مساجد میں وقارِ عمل کیا۔ اس وقارِ عمل میں کثیر تعداد میں خدام و اطفال اور انصار بھائیوں نے حصہ لیا۔ یاد رہے کہ گذشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی جرمنی بھر کے کثیر تعداد میں اخبارات اور ٹیلیویژن کے نمائندگان نے موقع پر قائدین مجالس کے انٹرویو لئے۔ اور کئی شہروں کے برگا ماسٹر نے کام کرنے کی جگہ پر آکر خدام و اطفال کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ وقارِ عمل میں شامل ہونے والے تمام احباب کو اپنے بے حد فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

(رپورٹ: مبارک احمد شاہد، مہتمم وقارِ عمل مجلس خدام الاحمدیہ)

بقیہ طاہر بیڈ منٹن ٹورنامنٹ

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطا فرمائی تھی۔ آخر میں تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ صفِ اول میں اول انعام مکرم مقصود احمد صاحب فرینکفرٹ دوم ملک رحیم بخش صاحب بیسن بیٹے اور سوم مرزا نذیر احمد صاحب فرینکفرٹ نے حاصل کیا۔ اسی طرح صفِ دوم میں اول انعام مکرم مقصود احمد طاہر صاحب مائن فرانکن دوم انعام مکرم عبدالمومن صاحب فرینکفرٹ اور سوم انعام مکرم محمد اشرف صاحب فرینکفرٹ نے حاصل کیا۔ حوصلہ افزائی کی اسناد مکرم زبیر خلیل خان صاحب اور نعیم احمد صاحب نیز کو بہتر کھیل پیش کرنے پر دی گئیں۔ آخر میں صدر صاحب نے اس پروگرام کی کامیابی پر انتظامیہ کو سراہا۔ آپ نے سب اراکین کمیٹی اور کھلاڑیوں کے لئے بھی دعا کی درخواست کی کہ انہوں نے اس میں شامل ہو کر اس پہلے "طاہر بیڈ منٹن ٹورنامنٹ" کو کامیاب کیا۔ یہ پہلا ٹورنامنٹ ہے انشاء اللہ یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ یہ پروگرام ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔ آخر میں صدر صاحب نے دعا کروائی اور اس طرح یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق دے۔

(رپورٹ: ادریس احمد، قائد صحت جسمانی مجلس انصار اللہ جرمنی)

بقیہ قادیان جلسہ سالانہ میں شمولیت

کے لیے بیتاب پروانے ان روکوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر قیمت پر سفر کرنے کا فیصلہ کرتے ہوئے ہوا کے دوش پر مقدس بستی کو روانہ ہوگئے۔ اس سلسلہ میں اگر ہم شعبہ امور خارجہ کا ذکر (بغرض دعا) نہ کریں تو ناشکری ہوگی جنہوں نے اس انتہائی پیچیدہ کام کو انتہائی خوش اسلوبی سے انجام دیا اور دن رات محنت اور جانفشانی سے ویزوں کے حصول کے لیے احباب کی راہنمائی کی اور انہیں سہولت فراہم کی۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام دین کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور ان کے کاموں، اموال اور عمروں میں برکت عطا فرمائے، نیز اس بابرکت جلسہ سالانہ میں شریک ہونے والوں کو جلسہ کی برکات سے متمتع فرمائے، آمین۔

بقیہ۔حصول علم انفارمیشن ٹیکنالوجی

اداروں سے لین دین کر سکتے ہیں، دفتر کا کام کمپیوٹر پر فائل طلب کر کے گھر ہی نپٹا لیں، لیکن برے پہلو بھی ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ گمراہ کن پراپیگنڈا اور فحش پروگرام کو روکنا بھی مشکل ہوگا۔ اسطرح اب ہمارا MTA مع پوری تصویر ہر گھر کے انٹرنیٹ پر بھی آتا ہے۔ بلکہ اب انٹرنیٹ پر مذاہب عالم کا دنگل ہوگا جن کو دلچسپی ہوگی دیکھیں اور سنیں گے۔ تبلیغ کے لئے ایک اہم ذریعہ ہاتھ میں آجائے گا۔ ایک بٹن دبانے سے لاکھوں لوگوں تک پیغام پہنچ جائے گا اور خرچ بھی نہ ہونے کے برابر ہوگا۔ انتشار علوم اس کثرت سے ہوگا کہ " اذا الصحف نشرت" اور " لیظھرہ علی الدین کلہ" کا نظارہ دنیا ایک اور رنگ میں دیکھے گی، انشاء اللہ۔ دنیا بھر کی لائبریریوں کی طرح ہماری مرکزی لائبریریاں بھی انٹرنیٹ میں منتقل ہوں گی۔ گھر بیٹھے ربوہ اور قادیان کی لائبریریوں سے استفادہ ممکن ہو جائے گا الغرض دنیا جہاں کی ہر چیز سمٹ کر انٹرنیٹ پر آچکی ہوگی۔

بقیہ:۔ تعلیم القرآن کلاسز کا انعقاد

موضوعات پر مباحثات کی طرز پر بحث میں حصہ لیا تا کہ تبادلہ خیالات کے ساتھ ساتھ علم میں بھی اضافہ ہو۔ نصاب اور انتظامات میں مزید بہتری کے لیے شرکاء کی تجاویز و مشورہ جات کے لیے ایک سروے فارم بھی ترتیب دیا گیا جسے شرکاء نے بخوشی پُر کر کے انتظامیہ کے حوالے کیا۔ امتحانات اختیاری بنا پر منعقد ہوئے، جس میں شوق سے ایک بڑی تعداد نے حصہ لیا۔ آخری دن تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس سے شرکاء کو ہفتہ بھر کی محنت کا ثمر ملا۔ اللہ تعالیٰ سب شرکاء کو اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور نسل در نسل نیکی کے ثمرات سے نوازے، آمین۔

{ضروری اعلان}

مرکزی ہدایت کے مطابق "طاہر فاؤنڈیشن" کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے جرمنی کے دورہ جات کے دوران مختلف مواقع پر ہونے والے پروگراموں میں مثلاً جلسہ سالانہ، ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے موقع پر خطابات، خطبات جمعہ، تقاریر، مجالس عرفان، مختلف اقوام کے ساتھ تبلیغی میٹنگز، پریس کانفرنس، اہم دلچسپ واقعات اور اسی طرح متفرق پروگرام مثلاً ملاقاتوں کے دوران حضورؒ نے مختلف احباب کو جرمنی میں یا کسی اور ملک میں نصیحتیں فرمائی ہوں، تقریب آمین ہو یا کسی کا نکاح پڑھایا ہو اور ساتھ ویڈیو بھی بنی ہو۔ کسی کے گھر حضورؒ رونق افروز ہوئے ہوں یا سیر کے مواقع پر حضورؒ نے کوئی نصیحت فرمائی ہو یا پھر کوئی دلچسپ بات بتائی ہو۔ اسی طرح احباب کی طرف سے حضورؒ کی خدمت میں لکھے جانے والے خطوط کے جواب میں کوئی ہدایت یا نصیحت فرمائی ہو نیز حضورؒ کی خدمت میں دعا کے لئے لکھے جانے پر "قبولیت دعا" کا نشان ظاہر ہوا ہو۔ یا کسی اور موقع پر حضورؒ نے زبانی یا تحریری طور پر کوئی ہدایت فرمائی ہو۔ اسی طرح تصاویر وغیرہ کا ریکارڈ بغرض اشاعت محفوظ کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں تمام احباب جرمنی کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ جس قسم کا مواد جس کسی کے پاس ہو خواہ ابھی تحریر میں نہ لایا گیا ہو تحریر میں لا کر مرکزی شعبہ تصنیف جرمنی کو فوری طور پر بھجوا دیں۔ آڈیو، ویڈیو، تصاویر اور اسی طرح تحریری مواد کا پی کر کے احباب کو واپس کر دیا جائے گا۔ مزید معلومات کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

069-50688771، 069-50688652

069-50688775 (انچارج شعبہ تصنیف جرمنی)

سانحہ ارتحال

☆ خاکسار کے ماموں مکرم محمد ابراہیم شمس صاحب ولد حاجی پیر محمد صاحب صحابی مرحوم 25 دسمبر 2003 کو بعمر 67 سال حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث کراچی میں انتقال کر گئے۔ مرحوم ایک لمبا عرصہ جماعتی خدمات میں مصروف رہے۔ مرحوم موصی تھے۔ اگلے دن بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں داخل کرے اور جملہ پسماندگان کو اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

(عاصم شہزاد، ویزبادن بیٹے، جرمنی)

☆ مورخہ 9، اکتوبر 2003 کو مکرم منصور احمد لون صاحب (نائب افسر جلسہ سالانہ جرمنی) کے والد مکرم چوہدری عبدالسبحان لون صاحب ولد محمد اسماعیل لون صحابی حضرت مسیح موعودؑ، من ہائم میں بعمر 96 سال وفات پا گئے۔ نمازِ جنازہ مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ جرمنی نے پڑھائی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے، درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بیویوں سے سات بیٹے اور تین بیٹیاں عطا فرمائیں جن میں سے تین بیٹے اور ایک بیٹی جرمنی میں مقیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے، آمین۔ (سعید احمد لون)

حصول علم اور ترقی کیلئے انفارمیشن ٹیکنالوجی اور نوجوان نسل کیلئے لمحہ فکریہ

شہزادہ قمر الدین مبشر، Nürnberg

جدید ترین ٹیکنالوجی کے ماہرین اپنے ممالک اور عوام کو بار بار اس حقیقت سے آگاہ کر رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور دورہ ہوگا۔ اب ملکوں اور قوموں کی بجائے انفرادی سطح پر بھی پسماندگی اور خوشحالی، غربت و امارت کا اندازہ لگایا جاسکے گا بلکہ اب تو صرف یہی ایک پیمانہ رہ گیا ہے کہ جو اس پیمانے پر پورا نہیں اترتا وہ پسماندہ ہے اور غیر ترقی یافتہ کہلاتا ہے۔ ہماری زندگی پر اس جدید ٹیکنالوجی کے کیا اثرات مرتب ہونگے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ انفارمیشن، کمیونیکیشن اور بائیوٹیکنالوجی کو اپنانا عیاشی نہیں بلکہ ضرورت بن چکی ہے۔ کمپیوٹر پر بیٹھ کر دنیا جہاں سے رابطہ رکھنا، روزگار کے نئے مواقع حاصل کرنا اور گھر بیٹھے اپنے وسائل میں اضافہ کرتے جانا۔ یہ ٹیکنالوجی اپنانے والی قوموں کی زندگی میں آسودگی کا باعث بن رہی ہے۔ قومیں اپنی زندگیوں کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہی ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی میں کمپیوٹر کے ساتھ ساتھ انٹرنیٹ کے مثبت فوائد کے علاوہ منفی پہلوؤں کو بھی ہماری احمدی نوجوان نسل کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

اگرچہ انٹرنیٹ علم کا ایک وسیع سمندر اپنے اندر سموئے ہوئے ہے لیکن بعض ناسمجھ اس سمندر سے، غلاظت اور گندگی کے ڈھیر سے اپنا دامن گندہ کر لیتے ہیں اور غلط راستہ اختیار کر لیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسے سمجھدار عقلمند اور ذہین بچے اور نوجوان نسل بھی ہوتی ہے جو اپنے دامن کو سمیٹتی اور گندگی سے بچتے ہوئے علم کے خزانوں کو حاصل کرتی ہے۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں جبکہ ہر بالغ اور نابالغ اپنے علم کی پیاس بجھانے یا تفریحاً وقت گذارنے کیلئے انٹرنیٹ پر چلا جاتا ہے تو اس کے سامنے کئی راستے ہوتے ہیں۔ ناپختہ ذہن ٹھوکر کھا جاتا ہے اور ایسی ویب سائٹس کا انتخاب کر لیتا ہے جہاں گندگی اور غلاظت کے ڈھیر ہوتے ہیں۔ جہاں عریانیت بھرے مناظر اور تصاویر کے ذریعہ ناپختہ ذہنوں کو برائی کی طرف مائل کیا جاتا ہے۔ ای میل کے ذریعہ تصاویر بھجوانا، فارغ وقت مہیا کرنا، عریانیت کو فروغ دینا اور اس قسم کے تصورات نوجوان نسل کی سوچ اور فکر پر یلغار کر دیتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے صحیح راستہ سے دور ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں اور یہی وہ مقام ہے جہاں نوجوان نسل کے مستقبل کی ہمیں فکر کرنی چاہیے۔ ہمارے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خلافت خامسہ کے پہلے جلسہ سالانہ کے افتتاحی خطاب کے دوران بھی انٹرنیٹ کے غلط استعمال اور مضر اثرات سے بچنے کیلئے نوجوان احمدی نسل کو اس طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ کس طرح سے انٹرنیٹ کے فوائد کے ساتھ ساتھ اس کے غلط استعمال سے خطرناک نتائج بھی برآمد ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہماری احمدی نوجوان نسل کو ہر شر سے بچائے اور ہمیشہ اپنی حفظ وامان میں رکھے، آمین۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب کے دوران یوں فرمایا۔ ”اب آپ انٹرنیٹ کو ہی لے لیں۔ جہاں اس کے فوائد ہیں وہاں اس کے نقصانات بھی ہیں۔ پھر یہ ہوتا ہے کہ بعض دفعہ رابطہ ہوتا ہے کسی کو پتہ بھی نہیں لگتا اور بات چیت شروع ہو جاتی ہے۔ آخر یہ سہولتیں بھی میسر ہیں کہ ایک دوسرے کی تصویر اور حرکات و سکنات بھی دیکھ رہے ہوتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ غلط قسم کے لڑکے مستقل اپنے کمپیوٹر کے سامنے اس لئے بیٹھے رہتے ہیں کہ کب کسی معصوم لڑکی سے رابطہ ہو اور پھر اس کو ورغلا کر اس کی زندگی برباد کی جائے۔ کئی واقعات ایسے ہو چکے ہیں۔ لڑکیوں کی اس طرح کی تصویریں بھیجنا بھی بے پردگی کے زمرے میں آتا ہے۔ عموماً دیکھا گیا ہے کہ یہ دوستیاں یہ رشتے نیک نتائج کے حامل نہیں ہوتے۔ ماں باپ، خاندانوں کی بدنامی کا باعث ہی ہوتے ہیں اور کبھی یہ رشتے ہو بھی جائیں تو کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ احمدی لڑکوں اور لڑکیوں کو اس سے بہرحال اجتناب کرنا چاہیے، بہت احتیاط کرنی چاہیے۔“

انٹرنیٹ کا ایک اور سب سے بڑا نقصان یہ ہو رہا ہے کہ نئی نسل اپنے گھروں سے دور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ بچے اپنے بہن بھائیوں یا والدین سے بہت کم بات کرتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر بیٹھ کر رات گئے تک چیٹنگ کرتے ہیں۔ موجودہ دور میں نوجوان نسل اس سے فائدہ بھی اٹھا رہی ہے اور نقصان بھی۔ ہر چیز کے مضمرات بھی ہوتے ہیں اور افادیت بھی ہوتی ہے۔ انٹرنیٹ کا سب سے بڑا نقصان جنریشن گیپ ہے۔ ہمارے معاشرہ میں بحث ومباحثہ کا فقدان پایا جاتا ہے۔ ماں باپ اور بچوں کے درمیان جب بحث ومباحثہ کا فقدان ہوگا تو وہ چیزیں نکھر کر سامنے نہیں آسکیں گی جو مسائل کا سبب بنتی ہیں۔ انٹرنیٹ کے بارے میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ یہ آج کی چیز نہیں ہے۔ انٹرنیٹ ایک سائنسی چیز تھی جو صرف مطالعہ کیلئے بنا تھا۔ شروع شروع میں انٹرنیٹ حکومت امریکہ کے کنٹرول میں تھا۔ 1980ء میں اسے پرائیویٹ کنٹرول میں دے دیا گیا۔ موجودہ دور میں ابلاغ کو ناگزیر حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ انٹرنیٹ نہ صرف ابلاغ کا ایک ہتھیار بن چکا ہے بلکہ اس نے کسی حد تک حقیقی زندگی کی جگہ لے لی ہے۔

اگرچہ 12 سے 22 سال کی عمر کے بچے زیادہ تر اس کا غلط استعمال کر رہے ہیں تو دوسری طرف انٹرنیٹ کے فوائد میں یہ بات بھی دیکھنے میں آ رہی ہے میڈیکل سائنس کے طالب علموں کے گروپ بن سکتے ہیں یا دوسری علمی معلومات اور تحقیق کے کام میں بھی تبادلہ خیال کر سکتے ہیں اور فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم دن بھر کے تھکے گھر آتے ہیں۔ اپنی تھکاوٹ کو دور کرنے کیلئے انٹرنیٹ پر بیٹھ کر چیٹنگ کرنی شروع کر دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہیے کہ دن بھر کے کام کی تھکاوٹ کے بعد گھر والوں سے بات چیت کریں، ان کے ساتھ وقت گزاریں۔ سب سے بڑا نقصان جو انٹرنیٹ سے ہو رہا ہے کہ نوجوان نسل اور بعض بڑے بھی اپنے گھروں سے دور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا نہ تو کسی سے تعلق ہوتا ہے نہ بہن بھائیوں سے بات کرتے ہیں اور نہ ماں باپ سے تعلق رہتا ہے۔ بس دفتر سے، کام سے، ملازمت سے واپس گھر آئے اور آتے ہی انٹرنیٹ پر بیٹھ جاتے ہیں اور رات کے دو دو بجے تک انٹرنیٹ پر باتیں کر رہے ہوتے ہیں لیکن گھر والوں سے بات نہیں کرتے۔ یہ صورتحال خصوصاً ایشیائی معاشرے میں تو انتہائی خطرناک صورت اختیار کرتی چلی جا رہی ہے۔ اگرچہ احمدی گھرانوں میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں کیونکہ والدین، جماعت، ذیلی تنظیموں اور شعبہ تربیت کی کڑی نظر ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی حفظ ماتقدم کے طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرنے اور بہت زیادہ دعاؤں سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے معاشرتی خرابیوں کے بداثرات سے ہماری نوجوان نسل کو محفوظ رکھے۔

جدید دنیا میں انٹرنیٹ کے تعلقات کے منفی اثرات اور بعض ذہنی مسائل مثلاً ذہنی تناؤ جیسے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔ انٹرنیٹ کا نشہ ذہنی امراض کا باعث بنتا ہے۔ ذہنی درماندگی کے شکار لوگ انٹرنیٹ کی صورت میں پناہ ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کمپیوٹر اور چیٹ کے ساتھ بعض لوگوں کی وابستگی ایک مہلک تعلق بھی ہو سکتی ہے جو ایک نشے کی شکل بھی اختیار کر سکتی ہے۔ ایک لحاظ سے TV کی طرح انٹرنیٹ سے دوستی کو سماج کش قرار دیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ ایک شخص براہ راست تعلق کی نسبت انٹرنیٹ کے تعلق پر زیادہ وقت صرف کرتا ہے لیکن دوسری صورت میں انٹرنیٹ کی بدولت عام طور پر الگ تھلگ لوگ بھی رابطے اور ابلاغ کی دوڑ میں شامل ہو جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے تعلق میں یہ معلوم کرنا مشکل ہوتا ہے کہ آپ کس کے ساتھ مصروف گفتگو ہیں اور یہ بات خاصی خطرناک ہو سکتی ہے کہ ہم گھنٹوں ایک ایسے شخص سے باتیں کرتے چلے جاتے ہیں جس کے بارے میں ہم جو کچھ سمجھتے ہیں وہ اس سے یکسر مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح سے انٹرنیٹ کے تعلقات کے منفی اثرات خصوصاً نوجوان نسل کیلئے انتہائی خطرناک اور مہلک ثابت ہو سکتے ہیں اور وقت جو کہ انسان کی زندگی کا ایک بہت بڑا قیمتی خزانہ ہے اس کے ضائع ہونے کا سبب بنتا ہے۔

انٹرنیٹ کے مثبت فوائد پر اگر غور کیا جائے تو انفارمیشن ٹیکنالوجی کے اس دور میں انٹرنیٹ کا وجود ہمارے لئے تحقیق کے بیشمار دروازے بھی کھولتا ہے۔ علم کی وسعت کے بیشمار اسباب بھی پیدا کرتا ہے۔ ٹیکنالوجی کے اس لامحدود سمندر سے علم وفکر کے موتی تلاش کرنے والے ہمارے نوجوان کیا کر رہے ہیں؟ کیا ان کی فکر اور جستجو صرف وقت گزاری کے لئے ہے یا انہوں نے اپنے علم میں اضافہ بھی کیا ہے؟ یہ سوال والدین اپنے بچوں سے پوچھ سکتے ہیں اور جماعت کی ذیلی تنظیمیں بھی ان نوجوانوں سے دریافت کر سکتی ہیں کہ انٹرنیٹ سے کیا کھویا کیا پایا؟ اپنی نوجوان نسل کو انٹرنیٹ کے چند مثبت فوائد سے آگاہ کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ انٹرنیٹ علم کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ اکیسویں صدی میں علمی ترقی اور تعلیمی انقلاب اپنے اندر پیدا کریں۔ اس انقلاب کو کیسے برپا کیا جا سکتا ہے؟ اس سوال کا جواب اس وقت تک ڈھونڈنا ممکن نہیں جب تک انٹرنیٹ کی وسعت اور امکانات کو نہ سمجھ لیا جائے۔ انٹرنیٹ کو بجا طور پر اکیسویں صدی کا معجزہ کہا جاتا ہے۔ دنیا کو پہلے بھی ”گلوبل ویلج“ کہا جاتا رہا۔ تاہم انٹرنیٹ کے آنے سے یہ اصطلاح حقیقت کا روپ دھار گئی ہے۔ انٹرنیٹ نے مواصلاتی رابطے کے ضمن میں تو انقلاب بپا کیا ہی ہے تاہم علم وسائنس کے فروغ میں بھی انٹرنیٹ کے انقلابی کردار کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ای میل کے ذریعے پلک جھپکنے میں دنیا کے ہر کونے میں پیغامات، تصاویر اور کمپیوٹر فائلیں بھیجی جا سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ فون اور ویڈیو کی سہولت بھی حاصل ہے تاہم یہ سب باتیں انٹرنیٹ کے ایک چھوٹے سے پہلو کی نمائندگی کرتی ہیں۔ انٹرنیٹ کی اصل تعریف یہ ہے کہ وہ علم کا ایک سمندر ہے جس میں تمام انسانی علوم اور دریافتوں کے دریا کو کوزے میں بند کر دیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ کے ذخیرے میں لاکھوں ایسی ویب سائٹس موجود ہیں جن میں ہر موضوع پر دنیا بھر میں آج تک ہونے والی تحقیق کو مجتمع کر دیا گیا ہے۔ ”ویب“ کو آپ کسی موضوع کی لغت بھی کہہ سکتے ہیں اور لائبریری بھی۔

بہت سے لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ دنیا کی تمام بڑی بڑی لائبریریوں کو ان کے تمام تر کتابی ورثے سمیت انٹرنیٹ پر منتقل کر دیا گیا۔ دور دراز مقامات پر بیٹھا ہوا شخص بھی جس کے پاس انٹرنیٹ کا کنکشن موجود ہے نہ صرف ان لائبریریوں تک رسائی حاصل کر سکتا ہے بلکہ جس کتاب کو چاہے پلک جھپکنے میں اپنے کمپیوٹر کی ڈسک میں منتقل کر کے اپنی لائبریری کا حصہ بنا سکتا ہے۔ یہی وہ بات ہے کہ جو اس خیال کو راسخ کرتی ہے کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ صدیوں کا سفر برسوں میں طے کیا جا سکتا ہے۔ انٹرنیٹ نے علم کے میدان میں عالم انسانیت کیلئے اصول مساوات کو تسلیم کر لیا ہے۔ اب کوئی بھی ملک انٹرنیٹ کے ذریعے اپنے علمی ذخیرے کی تجدید کر سکتا ہے۔ جو تحقیق امریکہ کی کسی بڑی یونیورسٹی میں ہو رہی ہو اس سے دنیا کے کسی ملک کی کوئی بھی یونیورسٹی فائدہ اٹھا سکتی ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہر موضوع پر ماضی میں کی جانے والی تحقیق کے بارے میں تمام تر مواد بھی انٹرنیٹ کے ذخیرے میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ جس سے کوئی بھی بلا روک ٹوک استفادہ کر سکتا ہے۔

امریکہ کی انٹرنیٹ ایسوسی ایشن کے اعداد وشمار کے مطابق تین کروڑ سے زائد کتابیں انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس میں منتقل کر دی گئی ہیں۔ کمپیوٹر کی تعلیم کو صرف کمپیوٹر میں کیریئر بنانے والوں تک محدود رکھنا نامناسب بات ہوگی کیونکہ کمپیوٹر انٹرنیٹ کی وجہ سے انفارمیشن ٹیکنالوجی بن چکا ہے جس کی شُدبُد اب ہر علم وفن کے لئے ضروری ہے۔ ساری دنیا اس بات کی قائل ہو چکی ہے کہ اکیسویں صدی کمپیوٹر کی ہے۔ ہمیں اس حقیقت کو تسلیم کر لینا چاہیئے کہ کمپیوٹر بذاتِ خود ایک مفید ایجاد ہے جب سے کمپیوٹر انٹرنیٹ سے منسلک ہوا ہے اسے بجا طور پر علوم وفنون کا خزانہ قرار دیا جاتا ہے۔ اب اس کا استعمال قوموں کی برادری میں علمی برتری اور اقتصادی خوشحالی کیلئے ناگزیر ہو چکا ہے۔ انٹرنیٹ ایک ایسی ایجاد ہے جس کا دانشمندی اور منصوبہ بندی کے ساتھ استعمال ہمیں سائنس اور ٹیکنالوجی اور علم کے میدان میں ترقی یافتہ قوموں کے ہم پلہ بنا سکتا ہے۔ اس وقت آپ دنیا بھر کی یونیورسٹیوں کے پروفیسروں کے لیکچر گھر بیٹھے سن سکتے ہیں اور جو کورس کرنا چاہیں کر سکتے ہیں۔ بینکوں اور تجارتی (باقی صفحہ 2 پر)

Vol. 9 Monthly khbar-e-Ahmadiyya Germany ssue1
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688655

جرمنی کے شب و روز

یورپی اِتحادی ممالک میں جرائم کے اضافے کا خدشہ

ماہِ مئی میں یورپی اِتحادی ممالک میں مندرجہ ذیل مشرقی یورپ کے ممالک شمولیت اختیار کریں گے۔ لیتھوینیا، چیک ریپبلک، سلوواکیہ، پولینڈ، سلووینیا، لٹلینڈ، ایسٹ لینڈ، ہنگری، سائپرس اور مالٹا۔

اس طرح اِتحادی ملکوں کی تعداد 25 ہو جائے گی۔ اس سے جہاں ان ملکوں کے آپس میں روابط بڑھیں گے، اس خدشہ کا اظہار بھی کیا جا رہا ہے کہ جرائم پیشہ تنظیموں کو اپنی وارداتوں کے لئے وسیع علاقہ مل جائے گا اور جرائم مشرق سے مغرب کی طرف تیزی سے سرایت کر جائیں گے۔ سرحدوں میں نرمی سے جہاں ان ملکوں کے عوام کو فائدہ ہوگا یہ جرائم پیشہ افراد بھی فائدہ اٹھائیں گے اور پولیس کی مشکلات میں اضافہ ممکن ہے۔ یورپی اِتحاد پولیس کے ڈائریکٹر نے ایک بیان میں کہا کہ یہ مافیا تنظیمیں نہائت ہوشیاری اور ذہانت سے اپنا کام کر رہی ہیں۔

نئے سال کے آغاز پر جرمنی کے چانسلر کا عوام سے خطاب

سال 2004 کے آغاز کی خوشی کے موقع پر جرمنی کے چانسلر جناب Gerhard Schröder نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام حکومت کی پالیسی کو قبول کر کے جرمنی کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں مدد کریں۔ انہوں نے ٹیکس کے متعلق کہا کہ موجودہ پالیسی سے جرمنی کی اقتصادی صورت حال مزید مضبوط ہوگی۔

چونکہ جرمنی کی اقتصادی ترقی میں ہر ایک کا ہاتھ ہے اس لئے ممکن ہے آپ میں سے کسی ایک کے کسی معاملہ میں تعاون کرنے سے آپ کے پڑوسی کو فائدہ پہنچ سکے یا روزگار مہیا ہو جائے۔ اور مزید کہا کہ جہاں کچھ لوگ اس پالیسی کے حق میں ہوں گے وہاں اس کے خلاف بھی کچھ لوگ ہوں گے مگر ہم نے کوشش کی ہے کہ ہر ایک کو برابر کا حق ملے۔ انہوں نے مزید کہا کہ صحت کے شعبہ میں ہم زیادہ اخراجات نہیں کر سکتے۔ ہر شخص اپنی صحت کا خود ذمہ دار ہے اور خدشہ ظاہر کیا ہے کہ اگر اس پر زیادہ اخراجات کئے جائیں تو اجرت (یعنی مزدور کی تنخواہ) زیادہ کرنی ہوگی البتہ دوائی حاصل کرنے کیلئے کسی کی عمر یا اس کی کم تنخواہ اس میں روک نہیں بنے گی۔

اور یہ بھی کہا کہ گذشتہ چند ہفتوں میں ہونے والے نمایاں واقعات مثلاً ”لیبیا اور ایران کا اسلحہ کنٹرول کیلئے اجازت دینے“ سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ نئے سال میں ہمیں پہلے سے زیادہ بیدار رہنا ہوگا اور خوب محنت کرنی ہوگی اور جرمنی سال 2004 میں بین الاقوامی سطح پر اپنے تعلقات مضبوط کرے گا۔ نیز اتحادی ملکوں کی پالیسی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

اسلامی پردے پر صدر مملکت جرمنی کا اظہار خیال

نئے سال کی خوشی میں منعقد ایک تقریب کے دوران صدر مملکت جرمنی جناب یوہانس راؤ صاحب (Johannes Rau) نے اسلامی پردے سے امتیازی سلوک کے بارہ میں اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اگر جرمنی کے اسکولوں میں استانیوں کو سر ڈھانپ کر پڑھانے کی اجازت نہیں دی گئی تو اسکول کے کمروں سے صلیب کے نشان کو بھی ہٹانا پڑے گا۔ ان کے اس بیان کے ساتھ ہی میڈیا میں ایک مرتبہ پھر ”اسلامی پردے“ کے موضوع پر گرما گرم بحث کا آغاز ہو گیا ہے۔ (Ratzinger) راٹسنگر نامی لاٹ پادری صاحب نے صدر مملکت کے اس بیان پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ جناب راؤ صاحب کا بیان ہمیں ایک نیا سبق دے رہا ہے۔ اس طرح یونین اور سیاسی پارٹی FDP نے بھی اس بیان پر تنقید کی ہے مگر Grüne پارٹی نے صدر مملکت کا دفاع کرتے ہوئے بیان جاری کیا ہے کہ صدر مملکت جرمنی میں بسنے والے ہر انسان کے صدر ہیں۔ یاد رہے کہ جرمنی کی بڑی عدالت پہلے ہی نوکری کے دوران پردے کے حق میں فیصلہ دے چکی ہے مگر صوبائی حکومتیں اس کے خلاف ہیں اور اس معاملے کو ایشو بنا کر اپنی سیاسی پوزیشن مضبوط بنانا چاہتی ہیں۔

مریخ کا سفر
یورپین ممالک (EU) کی مشترکہ کوشش

جرمنی کے شہر Darmstadt میں اسپیس کنٹرول اسٹیشن (ESCO) کے ڈائریکٹر مسٹر میکے (Mike) نے ایک بیان میں کہا ہے کہ یورپی ممالک (EU) کی مشترکہ کوشش سے جو مشین راکٹ کے ساتھ مریخ سیارے کی طرف روانہ کی گئی ہے، ابھی تک ٹھیک منصوبہ کے مطابق سفر طے کر رہی ہے۔ تفصیلات کے مطابق ستر (70) کلو وزنی مشین (Beagle-2 نامی) 19 دسمبر کو راکٹ سے علیحدہ ہو کر سرخ سیارے مریخ کی طرف رواں دواں ہے۔ اس نے (1,4 Mio km) ایک اعشاریہ چار ملین کلومیٹر کا فاصلہ (10 000) دس ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ کے حساب سے (Mars Express) مارس ایکپریس کے متوازی سفر طے کرتے ہوئے 25 دسمبر کو مریخ کی فضا میں داخل ہونا ہے۔ اس وقت اس کی رفتار (20000) بیس ہزار کلومیٹر فی گھنٹہ ہوگی۔ مگر کثیف فضا کی وجہ سے رفتار میں اس وقت کمی آجائے گی جب اس کے خول کا درجہ حرارت (1200) ایک ہزار دو سو ڈگری ہو کر دہکنے لگے گا۔ گیند کی طرح مریخ کی سطح پر ساٹھ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اتر کر یہ پھول کی طرح کھل جائے گی اور اندر سے مشین نکل کر اپنا کام شروع کر دے گی۔ اس کا کام مریخ پر زندگی کے آثار ڈھونڈنا ہے۔

اس مشین کے مرکزی حصّے جرمنی میں تیار ہوئے ہیں۔ سائنس دانوں کا اندازہ ہے کہ اس کے سورج سے بجلی حاصل کرنے کے حصے جلد ہی گرد سے بھر جائیں گے اس لئے شائد یہ چند ماہ ہی کام کر سکے۔ واضح ہو کہ اس مشین پر (300 Mio Euro) تین سو ملین یورو خرچ آیا ہے۔

یورپین اسپیس ایجنسی (Esa) کی ایک خبر کے مطابق مورخہ

(بقیہ صفحہ 2 پر)

شہدائے احمدیت کے لئے!

تمہید کی اتنی بھی ضرورت تو نہیں تھی — کچھ اور ہی شے تھی وہ محبت تو نہیں تھی
کہتے ہو کہ یہ کوئی شہادت تو نہیں تھی — اور قربِ قیامت کی علامت تو نہیں تھی
اتنا تو کیا قتل کا فتویٰ دیا تم نے — حتی کہ تمہیں اس کی بھی فرصت تو نہیں تھی
تم کو تو ندامت کا پسینہ بھی نہ آیا — کیا جانئے کیا تھی یہ ندامت تو نہیں تھی
مقتول نے لکھی تھی وہ تقدیر لہو سے — لکھنے کی جسے اس کو بھی قدرت تو نہیں تھی
ہاں ہاں تمہیں اس روز بڑی داد ملی تھی — وہ داد مگر دادِ شجاعت تو نہیں تھی
اب قتل کے بعد آئے ہو مقتول سے ملنے — اس طرفہ تکلف کی ضرورت تو نہیں تھی
ہم نوکِ سناں پر بھی رہے زندہ سلامت — کچھ اس کے سوا جینے کی تو نہیں تھی
سولی پر بصد ناز ترا نام لیا تھا — بخدا کہ ہمیں فخر کی عادت تو نہیں تھی
ہم لوگ سردار بھی جی بھر کے ہنسے تھے — ہر چند کہ ہنسنے کی اجازت تو نہیں تھی
کیا جانیئے کس طرح اسے دیکھ لیا تھا — اس حسن کی کچھ حد و نہایت تو نہیں تھی
رو رو کے گذارا تھا تجھے اے شبِ ہجراں — شکوہ تو نہیں تھا یہ شکایت تو نہیں تھی
ہم خاک بسر عہدِ اذیت کے امیں تھے — سوچو تو اذیت بھی اذیت تو نہیں تھی
ہم نے جو تہ دل سے تمہیں دی تھی معافی — احساں تو نہیں تھا وہ عنایت تو نہیں تھی
مضطرؔ کی عیادت کے لئے آئی تھیں یادیں — بیمار سے ملنے کی اجازت تو نہیں تھی

(پروفیسر چوہدری محمد علی مضطرؔ)

معمولی کار ایکسیڈینٹ میں آپ کو کیا کرنا چاہئے؟

جرمنی میں کاروں کی کثرت سے آمد و رفت کے باعث ہر چند سیکنڈ کے بعد کوئی چھوٹا یا بڑا حادثہ ہو جاتا ہے۔ بڑے حادثے کی صورت میں تو پولیس موقع پر پہنچ کر معاملہ اپنے ہاتھ میں لے لیتی ہے مگر معمولی طور پر کاروں کے ٹکرا جانے کے باعث پولیس قانوناً اس بات کی پابند نہیں ہے کہ جائے وقوعہ پر پہنچے۔ اگر آپ کے ساتھ ایسا کوئی معمولی حادثہ پیش آگیا ہے تو معاملہ آپ کو خود ہی نپٹانا پڑے گا۔ گھبراہٹ یا جذبات میں آکر معمولی غلطی کرنا نقصان کا باعث ہو سکتا ہے۔ آپ کو کون کون سی احتیاط کرنی لازم ہے؟

1: سب سے پہلے آپ کو وارننگ کی پیلی بتیاں جلا کر اپنے آپ کو اور دوسروں کو محفوظ کر لینا چاہیے۔

2: پھر ٹریفک کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے احتیاط کے ساتھ باہر نکلیں اور وارننگ تکون بورڈ (Warndreieck) حادثہ سے 50 تا 100 میٹر پیچھے ایسی جگہ پر رکھیں جہاں سے دوسرے گاڑی چلانے والوں کو باآسانی نظر آجائے

3: حادثہ کے گواہوں کے نام اور پتہ جات فوراً لکھ لیں۔

4: جائے وقوعہ کے فوٹو اُتار لیں اور یہ احتیاط کریں کہ صرف کاریں ہی نہیں بلکہ فوٹو میں قریب کی نشانیاں بھی آنی چاہئیں مثلاً ٹریفک بورڈ، روشنی کا کھمبا، گٹر کا ڈھکن یا درخت وغیرہ۔

5: کار کے ٹائروں اور فریم کے ساتھ ساتھ زمین پر چاک سے نشان لگا لیں تا ٹریفک کو رش سے بچانے کے لئے جب آپ اپنی گاڑی ہٹائیں تو بعد میں معلوم ہو کہ آپ کی اور دوسرے کی گاڑی کہاں کھڑی تھی۔

6: جائے حادثہ پر فریقین کو ایک دوسرے سے بحث و مباحثہ نہیں کرنا چاہیے، قصور کس کا ہے؟ یہ بات آپ بعد میں اپنے وکیل سے پرسکون ماحول میں پوچھ سکتے ہیں۔ قصور تسلیم کر لینے یا نہ کرنے دونوں صورتوں میں آپ کو ایک فارم دوسری پارٹی سے مل کر پُر کر لینا چاہیے، جس میں دونوں اپنے اپنے خانوں میں نام، پتہ جات، گاڑی کا نمبر اور انشورنس وغیرہ لکھ کر دستخط کر دیں اور ایک ایک کاپی دونوں رکھ لیں۔

7: اب آپ جائے وقوعہ سے جا سکتے ہیں مگر جانے سے پہلے تسلی کر لیں کہ سڑک پر شیشے یا پلاسٹک یا تیل وغیرہ تو نہیں گرے ہوئے۔ یہ صاف کرنا آپ دونوں کی ذمہ داری ہے اور یہ بھی نہ بھولیں کہ آپ نے وارننگ تکون بورڈ واپس اٹھانا ہے۔

8: وکیل سے مشورہ کئے بغیر اپنی گاڑی ورکشاپ کو ٹھیک کرنے کے لئے نہ دیں، اگر نقصان تقریباً 750 یورو یا اس سے زائد ہے۔ تو گاڑی کا معائنہ مقررہ انجینئر (Auto-Sachverständigengutachter) سے کروانا ضروری ہے۔ نقصان کے تمام اخراجات قصوروار کی انشورنس کمپنی ادا کرے گی۔ انجینئر اور وکیل کی فیس نکال کر باقی رقم ورکشاپ کو یا نقصان زدہ کار کے مالک کو مل جائے گی۔ (مندرجہ بالا مضمون رسالہ ADAC Moterwelt سے اخذ کیا گیا ہے)